٦

حقیقتِ نہاں

علّامہ محمّد فاضل رضوی



عرضِ مصنف

اللہ تعالیٰ نے اس گلشنِ کائنات کو عجب انداز سے بسایا ہے انسان لاکھوں کوشش کرے کائنات کی حقیقتیں پھر بھی اس پہ پوری طرح عیاں نہیں ہو پاتیں۔ زندگی سے کائنات میں بہار ہے اور زندگی بندگی سے عبارت ہے۔ بندگی کے حسن کو نکھارنے کے لیے اللہ کریم نے ایسے ایسے چشمے جاری کئے ہیں کہ ان سے فیضیاب ہو کر بندگی حقیقی معنوں میں صدا بہار ہو جاتی ہے۔ اس گلشن حیات میں بندگی کے جن پھولوں سے بہار آتی ہے ان میں نماز کی حیثیت گل سرسبد کی سی ہے اسی لیے تو ہر مسلمان پر سب سے پہلے نماز کا حکم نافذ ہوتا ہے اور پھر روز قیامت بھی سب سے پہلے نماز ہی کے بارے پوچھا جائے گا۔

اول مایحساب به العبد یوم القیٰمة الصلٰوة - (حدیثِ نبویؐ)

روز محشر کہ جاں گداز بود - اولیں پرسش نماز بود

اس لیے "حقیقت نماز" پہ چند سطور تحریر کی ہیں اس میں میرا کوئی کمال نہیں یہ تو صرف اور صرف میرے پیرو مرشد ہادیٔ برحق حضرت قبلہ شیخ الحدیث محدثِ اعظم پاکستان مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب قدس سرہ العزیز کی نظرِ شفقت کا نتیجہ ہے۔ اللہ رب العزت میری اس حقیر کوشش کو قبول فرمائے میرے والدین کی شفقت کا سبب بنائے اور معزز قارئین کو بھرپور استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

میری قسمت سے الٰہی پائیں یہ رنگ قبول
پھول میں نے کچھ چنے ہیں ان کے داماں کیلئے

محمد فاضل رضوی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اہمیتِ نماز

دُنیا میں قوموں کا عروج اور ان کا اقتدار اسی وقت تک باقی رہتا ہے جب تک ان کے دِلوں میں اپنے مذہب و مسلک کا وقار اور اس کی عزت و حرمت برقرار رہے اور اگر اُن میں سے ان دو چیزوں کا خاتمہ کر دیا جائے یا ہو جائے تو وہ قومیں ایک بے روح و بے جان جسم کی طرح ہو جایا کرتی ہیں جن کا وجود دنیا میں ہونا نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے اور ان کی مثال اس مُردہ انسان کی سی ہو جاتی ہے جس کے مر جانے کے بعد اس کے خویش و اقربا اور دیگر یارانِ زندگی اس کو اپنے ہاتھوں اٹھا کر کسی دُور ویرانے میں جا کر دفنا آتے ہیں۔ حالانکہ اس پر کبھی وہ وقت بھی تھا جب کہ اس کو اپنے اور بستی والے عزت و وقار کی نگاہوں سے دیکھا کرتے اور اس کی ہر خوشی و غمی میں شریکِ حال ہوا کرتے۔ مگر جب اس کی روح اس جسمِ عنصری سے پرواز کر گئی تو اب اس سے اپنے پرائے سب نفرت و حقارت اور اس سے ڈرنے لگ گئے ہیں۔ آخر یہ سب کچھ کیوں ہوا اس لیے کہ جس جوہرِ بے بایاں اور ذی قدر چیز سے لوگوں کا رشتہ تعلق وابستہ تھا وہ رشتہ یعنی روح ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ان سے منقطع کر دیا گیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ جس میں روح ہے، اس میں سب کچھ ہے اور جس میں روح نہیں اس میں کچھ بھی نہیں اسی طرح نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور دیگر عبادات الٰہیہ بھی مذہب اسلام کی روح ہیں۔ جو روزِ میثاق حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام میں القاء کی گئی تھیں اور یہی وہ عہدِ میثاق ہے جس کی بجا آوری اور اس کی تکمیل کے لیے خداوندِ عالم نے اپنے حبیبِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں اس الٰہی مشن کو پھیلانے اور اس کو ترقی و عروج دینے کے لیے تشریف لائے۔ سب کے

سب اپنے اپنے عہدِ مبارک میں اِسی اسلام کی روح ۔ نماز ۔ روزہ ۔ حج ۔ زکوٰۃ اور دیگر مختلف عباداتِ الٰہیہ کی اپنی اپنی قوم کو تلقین کرتے رہے اس دورِ الحاد میں جس کو موجودہ ماڈرن قسم کے لوگ عالم انسانیت کے لیے ترقی و عروج اور درخشاں دور گردانتے ہیں حالانکہ یہ اِن ماڈرن قسم کے لوگوں کا اپنا ذاتی خیالی تصور ہے ۔

یہ درخشاں نہیں بلکہ اگر اس کو تاریک دور کہا جائے تو مناسب ہوگا۔ کیونکہ یہی وہ دور ہے جس کی بشارت و آگاہی ہمارے آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے کئی سو سال قبل دے دی تھی کہ ایک زمانہ آئے گا کہ لوگ گناہ کو ثواب سمجھنے لگ جائیں گے۔ حالانکہ وہ گناہ ہوگا ۔ چنانچہ آج وہ ارشادِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم من و عن ۔ پورا ہو رہا ہے کہ لوگ نماز کو ایضاعِ وقت، روزہ کو انسانیت سوز حرکت، حج کو ایضاعِ مال تصور کرنے لگ گئے ہیں آیئے میں آپ کو ایک مسلم مبلغ ہونے کی حیثیت سے دعوت دیتا ہوں کہ اگر آپ اپنی اصلی و حقیقی منزل اور اس کے نشان کو پانا چاہتے ہیں۔ تو وہ اسلام کی پیش کردہ تحریک نماز، روزہ حج، زکوٰۃ وغیرہ کو اپنے قلب و جگر میں جگہ دیں جس کے اپنانے اور ادا کرنے سے جسم میں تازگی روح میں شگفتگی پیدا ہوتی ہے ۔ صرف یہی نہیں بلکہ اس کے ادا کرنے میں خدا راضی ہوتا ہے اس کا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہوتے ہیں اور اسی طرح کے ہزارہا فوائد واقسام حاصل ہوتے ہیں ؎

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا
(اقبالؒ)

نماز غیر مُسلم کی نگاہ میں

ایک غیر مسلم نماز جیسی ایک اہم عبادت کے متعلق رقم طراز ہے ۔

(ترجمہ) ”جس شخص نے مسلمان کو حیرت انگیز یک آہنگی ترتیب اور وقار کے

ساتھ صفیں باندھے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا ہے وہ اس سکھانے والی نماز کے تعلیمی افادے کو تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس نماز باجماعت میں مؤمنین کا باقاعدہ اجتماع ان کے قلوب میں اتحادِ ملت کی روح اور مساوات انسانی کا احساس پیدا کر رہا ہے بعد کے زمانے میں اسلام نے جو عسکری کامیابیاں حاصل کیں وہ ان اوصاف کی شرمندۂ احسان تھیں۔ جنہوں نے ابتداء سے اسلام کے زمانے میں سب سے پہلے عربوں کے اندر نشو و نما پایا اور وہ خصوصیتیں دو تھیں یعنی ضبط و تنظیم اور موت سے بے پرواہی"۔

عبادت

خداوند عالم نے اپنی کتاب پاک میں ارشاد فرمایا ہے کہ وماخلقت الجن والانس الا لیعبدون۔" یعنی میں نے جن اور انسان کو اس کے سوا کسی غرض کے لیے پیدا نہیں کیا۔ بلکہ وہ میری عبادت کریں" اس آیت سے معلوم ہوا کہ آپ کی پیدائش و تخلیق اور آپ کی حیات و زیست کا مقصد اس احکم الحاکمین کی عبادت و ریاضت کے سوا اور کچھ نہیں ہے اب آپ خود ہی اندازہ فرما سکتے ہیں کہ آیا آپ کے لیے عبادت کا مقصد اور جو اسلام میں اس کا تصور ہے، اس کا معلوم کرنا ضروری ہے یا نہیں اگر آپ اس کے معنی و مقصد اور اس کی صحیح حقیقت سے روشناس نہ ہوئے تو آپ کا عبادت کرنا نہ کرنے کے برابر ہوگا۔ کیونکہ جو چیز اپنے مقصد اور مطلب کو پورا نہیں کرتی وہ ناکام ہو جاتی ہے۔ ہاں تو آپ سے عبادت کے متعلق کچھ کہنے والا تھا، عبادت کا لفظ عبد سے نکلا ہے عبد کے معنی بندے یا غلام کے ہیں اس لیے عبادت کے معنی بندگی اور غلامی کے ہوئے جو شخص کسی کا بندہ یعنی غلام ہو اگر وہ اس کی تمام پابندیوں اور اس کے مختلف احکام و قیود کو صحیح معنوں میں یعنی اس کے مکمل اور مقرر کردہ معیار کے مطابق سرانجام دے

تو وہ غلام آقا کا بڑا دیانتدار وفادار اور بے لوث سپاہی، ہمدرد شمار کیا جاتا ہے اور اگر وہی غلام جو اپنے آقا کی بندگی اور اس کی غلامی کا دعویدار ہے مگر اس کے کسی حکم یا اس کی مقرر کردہ حدود کی نہ پرواہ کرتے ہوئے اس کی غلامی و تابعداری کا دعویٰ کرے تو وہ غلام نہیں بلکہ اہلِ عقل اس کو جھوٹا۔ باتونی بے وفا۔ غدار اور دوسرے لفظوں میں اس کو نمک حرام کہیں گے تو معلوم ہوا عبادت اور اس کا مقصد۔ نام ہے۔ اپنے مولائے قدیر غفور الرحیم کی اطاعت فرمانبرداری اور اس کے ہر حکم کے سامنے جبینِ نیاز کو خم کر دینے کا۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے عبادت کا مفہوم دریافت کیا تو آپ نے فرمایا میرے پاس بھی عبادت کا مفہوم وہی ہے۔ جو حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابۂ کبار کو ارشاد فرمایا تھا کہ انسان اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے سوتے جاگتے حتیٰ کہ ہر حال و قال میں اپنے قادرِ کریم کی یاد اور اس کے قہر و رحم کو یاد رکھے۔

نماز کی خاصیت

قرآن و حدیث میں نماز کی خاصیت۔ فضیلت اور اہمیت بیان کی گئی ہے۔ نماز کی پابندی سے آدمی برائیوں سے دور ہو جاتا ہے۔ روحانیت روز بروز منازلِ معراج طے کرتی چلی جاتی ہے اور نماز ہی دنیا میں تفوق و برتری کی واحد ضامن ہے قرآن اور حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اعلان بے شک سچا ہے کہ جو نماز کو کماحقہٗ قائم کر لیتا ہے وہ زندگی کی دنیوی خواہشات اور خواہشاتِ بد سے محفوظ کر لیا جاتا ہے اگر اس وقت بھی مسلمان بطریقِ احسن نمازی بن جائیں تو ان کو تفوق اقوامِ عالم اور برتری علیٰ کل شیٔ حاصل ہو سکتی ہے۔ کیونکہ نماز ہی انسانی زندگی کے لیے ایک مکمل اور پختہ نظام ہے جس کی بدولت عرب کے غیر متمدن لوگوں کو قیصر و کسریٰ کے تاج و تخت کا وارث بنا دیا گیا تھا اگر نمازی ہونے کے باوجود بھی ہم میں سے برائیاں۔ بد اعمالیاں۔ بدکرداریاں اور شر انگیزیاں نہ جائیں سے تو معلوم کریں۔ اس میں نماز اور اس کی فرضیت و اہمیت کی طرف ملتفت کرنے والے نیلگوں

آسمان والے کا قصور نہیں۔ بلکہ یہ ہماری اپنی ذاتی کمزوری اور ہمارے ذوقِ سلیم اور ذوقِ عبادت میں خام پنا پایا جاتا ہے جن کے سبب سے ہمارے حالات وکوائف نہیں سدھرتے اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان دنیا میں جو بھی کام کرتا ہے اس میں کوئی نہ کوئی مقصد اور غرض ضرور ہوا کرتی ہے۔ بصورتِ دیگر ہر چیز کی قدر و قیمت اس مقصد کے لحاظ سے ہوا کرتی ہے موٹر کو آپ خریدتے ہیں اس کے خریدنے اور اس کے پاس رکھنے کا بھی ایک خاص مقصد متعین ہوتا ہے کہ آپ اس پر سواری کریں گے اور وہ آپ کی سفری زندگی میں ممد و معاون ثابت ہوگی اس کے برعکس آپ کی موٹر تو بڑی خوبصورت رنگ برنگی اور بہترین کمپنی کی بنی ہوئی ہے مگر ضرورت پڑنے پر وہ چلتی نہیں یعنی کام نہیں دیتی تو کوڑی کام کی ہے مگر آپ کی وہ بیس ہزار کی کار کسی بھی کام کی نہیں یا آپ ایک خوبصورت بھینس پالتے ہیں جو اپنی نظیر نہیں رکھتی جب آپ اس کا دودھ دوھنے کے لیے بڑی امیدوں تمناؤں سے اور بڑے اشتیاق سے اس کے نیچے بیٹھتے ہیں مگر وہ اپنی جگہ سے چھلانگ لگا کر دوسری جگہ چلی جائے تو بتایئے آپ کو کتنا غصہ آئے گا کہ کم بخت جس مقصد و غرض کے لیے خریدی گئی اور اسے پالا گیا تھا وہ پورا نہیں کر رہی تو گویا وہ بھینس آپ کے لیے ایک بے کار اور فضول چیز ہے یہی مثال بندے اور آقا کی ہے کہ آدمی بڑا خوبصورت ہے مگر وہ اپنے رازق و مالکِ حقیقی کی عبادت در یاضت نہیں کرتا اس کی اہمیت و ضرورت کو ملحوظ نہیں رکھتا تو خداوندِ عالم کو اس کی خوبصورتی وخوبروئی ہرگز پسندیدہ نہیں ہے۔ کیونکہ اس نے حق بندگی اور اس کی اہمیت کو ادا نہیں کیا مگر اس کے برعکس بلال حبشی جیسا سیاہ رنگ موٹے موٹے ہونٹ والا جسے دیکھنے سے آدمی متعجب ہو جائے مگر وہ دربار خداوندی اور دربار مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حد درجہ منظور و مقبول ہے اس لیے کہ اس نے اہمیت نماز کو جانا اور پہچانا تھا۔

سیرت کے ہم غلام ہیں صورت ہوئی تو کیا

اس سرخ و سفید خاک کی مورت ہوئی تو کیا

بس اسی طرح سمجھئے کہ عبادت کا جو مقصد اور فائدہ ہے (یعنی اللہ کا قرب حاصل

کرنا اور روحانی اور ملکوتی پہلو کو نشو و نما دینا اور ملاء اعلیٰ سے ربط اور مناسبت پیدا کرنا)
چونکہ نماز اس صفت میں دوسری تمام عبادت سے بڑھی ہوئی ہے اس لیے وہی سب سے اہم اور افضل ہے اور اس لیے اس کی شرائط نسبتاً دوسری عبادات سے سخت ہیں۔ مثلاً جسم کا پاک ہونا کپڑوں کا پاک ہونا زمین کا پاک ہونا وغیرہ وغیرہ اگر یہ تمام شرائط و قیود پائی جاتی ہیں تو آپ کی نماز مکمل اور کامل ہے ورنہ نہیں۔

شریعت کا عملی نقطۂ آغاز بھی نماز ہے اور نقطۂ اختتام بھی نماز ہے نماز دین کا مرکزی ستون ہے۔ نماز بندگی کی اصل اور اس کی روح ہے نماز کی ظاہری اور باطنی برکات پر غور کریں کہ اس میں کس قدر فوائد موجود ہیں۔ حقیقت یہ ہے سارا دین اس کے اندر سمٹا ہوا ہے۔ چنانچہ زبانِ رسالت نے گواہی دی ہے کہ نماز دین کا مرکزی ستون ہے جو اس ستون کو قائم رکھے گا وہ اپنے دین کو قائم رکھے گا اور جو اسے ڈھا دے گا وہ پورے دین کو تاراج کر کے رکھ دے گا۔

الصلوٰۃ عماد الدین من اقامہا اقام الدین و من ھدمہا ھدم الدین ———— (حدیثِ نبویؐ)

کلامِ رسولؐ کے علاوہ کلام اللہ کی طرف آیئے تو اس حقیقت کے جلوے نظر آئیں گے اور اتنی آب و تاب کے ساتھ نظر آئیں گے کہ تردد کی ساری تاریکیاں کافور ہو چکی ہوں گی۔ ایمان کا پہلا لازمی مظہر نماز ہے۔ نماز ہی ایمان کا ثبوت ہے۔ نماز ایمان کا اولین ثمرہ ہے۔ نماز ایمان کا لازمی تقاضا ہے۔ ایمان اور نماز کی اقامت ان دونوں باتوں میں اتنی پیوستگی ہے کہ بوقت ضرورت بلا تکلف ایک دوسرے کی قائم مقامی کر سکتی ہیں نماز ایمان بالآخرت کی نشانی ہے بلکہ نماز ہی ایمان بالآخرت کی کسوٹی ہے ایمان اور نماز کا آپس میں گہرا تعلق ہے نماز سچے مومن کی امتیازی صفت ہے۔ نماز کی حیثیت ایک دائرے اور حلقے کی سی ہے اور دیگر احکامِ شریعت اس کے اندر محفوظ ہیں۔ پوری شریعت کی بقاء نماز کی پابندی پر منحصر ہے اور یہی نماز پوری شریعت کی نگران ہے۔ نماز اللہ کا ذکر ہے اس سے آپ کا باطن روشن و منور

ہوگا۔ نماز یادِ الٰہی کا سرچشمہ ہے اللہ کے ذکر سے باطن نغمہ ریز کیجئے اگر تمہارا باطن خاموش ہوگیا اور اس کے تاروں سے اس نغمۂ لاہوتی کا ترنم بند ہوگیا تو معیت کا زنگ اسے سیاہ بنا دے گا اور اگر تمہارے دل میں یہ سرچشمۂ خیر خشک ہوگیا تو پھر اصلاحِ عمل کا فیضان نہ ہو سکے گا تمہاری زمامِ عمل خدا پرستی اور اتباعِ شریعت کے ہاتھوں سے نکل کر نفس اور شیطان کے ہاتھوں میں چلی جائے گی۔ قرآن کے کھول کر ہمیں یہ حقیقت بتا دی ہے کہ نماز سے بے توجہی کر کے انسان نرا بندۂ نفس ہو کر رہ جاتا ہے نماز سے نفس و شیطان کو لگام لگائی جاتی ہے۔

نماز فحشاء و منکر سے بچاتی ہے۔ نماز احکامِ شریعت کے پورے مجموعے کی قائم مقام ہے۔ نماز جڑ ہے اور دوسرے سارے احکام اس جڑ سے نکلنے والی شاخیں ہیں جڑ ہو تو شاخ ہوگی جڑ کے بغیر شاخ ناممکن ہے۔ نماز سرچشمۂ خیر و صلاح ہے اور دیگر سارے امور خیر و اصلاح اسی سے معرضِ وجود میں آتے ہیں پورے مجموعۂ شریعت کی پیروی کا مفہوم صرف اقامتِ نماز میں ہے اس لیے کہ جب جڑ کا نام لے لیا گیا تو ضروری نہیں کہ اس سے نکلنے والی ایک ایک شاخ کا شمار کر لیا جائے ؎

یہ ایک سجدہ جسے گراں سمجھتا ہے تو
ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات

(علامہ اقبالؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فلسفۂ نماز

قرآن مجید کی رو سے نماز کا فلسفہ حسب ذیل ہے۔
قرآنِ پاک ارشاد فرماتا ہے۔

۱۔ نماز تمام مخلوقات الٰہی کی عبادت کا مجموعہ ہے۔

یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۔

آسمانوں اور زمین کے تمام موجودات اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔

اس آئتہ کریمہ سے معلوم ہوا کہ تمام موجودات خواہ وہ جمادی ہوں یا نباتی ہوں یا حیوانی ہوں۔ اللہ کی عبادت کرتے ہیں مظاہرِ فطرت پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جمادات کی عبادت کا انداز قعود یا جلسہ سے ہے۔ نباتات کی عبادت کا انداز قیام یا کھڑا رہنا ہے حیوانات یا چوپائے جانوروں کی عبادت کا انداز رکوع یا جھکا رہنا ہے۔ حشرت الارض یا رینگنے والے جانوروں کا انداز سجدہ ہے اور یہ تمام کے تمام انداز خدائے قدوس کے بہترین اور اعلیٰ فریضہ نماز کے اندر موجود ہیں۔ علاوہ اس کے اہل ہنود کی عبادت کا انداز تعوذ یا جلسہ ہے عیسائیوں کی عبادت کا انداز سجدہ ہے بودھوں کی عبادت کا انداز قیام ہے اور پارسیوں یا مجوسیوں کی عبادت کا انداز رکوع ہے اور دیکھئے مذاہب عالم کی انفرادی عبادتوں کے سارے انفرادی انداز نماز جیسی مکمل عبادت کے اندر موجود ہیں۔

۲ - نماز معبود کی معبودیت اور عبد کی عبدیت کے اظہار کی صورت ہے ۔

نماز کے سارے ارکان اللہ کی جبروت وجلال اور بندے کے عجز اور اس کی بے چارگی کا اظہار کرتے ہیں بندہ پاک صاف ہو لینے کے بعد اپنے رب کی حضوری میں حاضر ہوتا ہے کہ رب کا دربار ہے اس لئے حاضر ہوتے ہی بندہ نیت کرلیتا ہے کہ اس کا سروکار محض اس کے رب سے ہے اور سوا رب کے رشتہ کے اس کے تمام رشتے ٹوٹ کر ختم ہو گئے ۔

اس کام کو انجام دینے کے بعد بندہ اپنے رب کے حضور میں مودّب کھڑا ہوتا ہے اور دونوں ہاتھوں کو باندھ کر اس امر کا اظہار کرتا ہے کہ وہ سراپا مجرم اور خطاوار ہے اور امیدوار اپنے رب کی شفقت کا ہے اور اسے اپنے رب کی رحمت کا ہی انتظار ہے ۔ اس حالت میں کھڑا ہو کر بندہ تسبیح وتہلیل کرتا ہے اور اس پر ظاہر ہوتا ہے کہ رب کا مرتبہ نہایت اعلیٰ ہے اور وہ بندہ بہت ذلیل ہے پھر شرم اور ہیبت کے مارے جھک جاتا ہے اور کھڑا ہوتے ہی رعبِ حق سے مرعوب ہو کر سجدہ میں گر پڑتا ہے ۔ اٹھ کر کچھ دم لیا جاتا ہے کہ پھر ہیبت طاری ہوتی ہے اور دوبارہ سجدہ میں گر کر اپنی عبدیت کا اظہار کرتا ہے پھر رب کی رحمت جوش میں آتی ہے رحمتِ حق بندہ کو سلامتی کی بشارت دیتی ہے اور بندہ سلام کرتا ہوا دربارِ رب سے رخصت ہو کر اپنے کاروبار میں مشغول ہو جاتا ہے ۔

۳ - نماز ایک سچے عاشق کے عاشقانہ انداز کی دل کش تصویر ہے ۔

ایک سچا عاشق اپنے معشوق کی حضوری میں کھڑا ہوتا ہے آنکھیں معشوق کی طرف ٹکٹکی لگائے ہوئے ہیں دل سراپا محبوب کی طرف مائل ہے معشوق کا خیال ہے اور تمام خیالات کا جنازہ نکل چکا ہے ہاتھ بندھے ہوئے زبان ہل رہی ہے لب پر معشوق کی ثنا وصفت جاری ہے اور دل کے اندر وصل کے ولولے موجزن ہیں ۔ محبوب التفات نہیں کرتا ۔ محب بے چین ہو جاتا ہے جھکتا ہے ۔ التجائیں کرتا ہے اور محبوب کی نگاہوں کو اپنی جانب پھیرنے کی کوشش

کرتا ہے۔ ناک رگڑتا ہے۔ زمین پر سر دے دے مارتا ہے اور اٹھ کر دیکھتا ہے کہ معشوق کا کیا انداز ہے پھر سجدہ کرتا ہے محبوب کو راضی پاتا ہے۔ سلام کے پیغام بھیجے جاتے ہیں اور محبوب کے سلام سے مسرور ہو کر اس کو جھک جھک کر سلام کرتا ہوا رخصت ہوتا ہے۔

۴۔ نماز میدانِ قیامت کا ایک اجمالی مرقّع ہے۔

دنیا ختم ہو چکی ہے۔ کائنات کا شیرازہ بکھر چکا ہے تمام بندگانِ الٰہی اللہ کی حضوری میں حاضر ہیں۔ حساب و کتاب کا دن ہے۔ سزا و جزا کے آخری فیصلے سنائے جا رہے ہیں۔ بندہ اپنے اعمال کی زندہ تصویریں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے۔ دیکھ دیکھ کر پچھتاتا ہے اور سرد آہیں بھرتا ہے کوئی ششدر اور حیرت میں کھڑا ہے۔ کوئی جھک کر رب الارباب سے معافی کی التجائیں کر رہا ہے۔ کوئی سربسجود ہو کر اپنے گناہوں سے پریشان اور رب سے امان کا طالب ہے خاتم الانبیاءؐ تشریف لاتے ہیں۔ اُمت کی شفاعت فرماتے ہیں۔ اور امت سلامتی کے ساتھ سلام کرتی ہوئی دارالسلام کو روانہ ہوتی ہے۔

خدا تعالیٰ کا غضب و جلال ہمیشہ متکبر اور اکڑنے والے پر نازل ہوتا ہے جو اس کے آگے جھک جائے خدا اس پر راضی ہو جاتا ہے نماز تکبر کو توڑتی اور خدا کے آگے جھکاتی ہے۔

۵۔ نماز حصولِ جہانداری اور حصولِ سلطنت کا راز ہے۔

نماز کے اندر مقتدی کھڑے ہوتے ہیں امام اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتا ہے اور پھر باندھ لیتا ہے سارے کے سارے وہی کرتے ہیں۔ پھر امام جھکتا ہے سب جھک جاتے ہیں۔ امام سجدہ میں جاتا ہے۔ سارے کے سارے سجدہ میں چلے جاتے ہیں۔ امام قعود میں جاتا ہے سارے کے سارے بیٹھ جاتے ہیں۔ پھر امام سلام پھیرتا ہے اور سارے مقتدی اس کی اتباع کرتے ہیں۔ یہ کیا ہے؟ اطاعت کی تعلیم ہے جہاں کو مطیع وہی کر سکتا ہے جس نے خود اطاعت کی عادت ڈالی ہو نماز اس اصول کو پیش کر کے مسلم

قوم کے سامنے حصولِ "جہانداری اور حصولِ سلطنت کا راز" ظاہر فرماتی ہے۔

۶۔ نماز جنگ کے صحیح اور سچے طریقے پیش فرماتی ہے۔

جنگ کا دارومدار سردار یا کمانڈر کے ڈسپلن پر ہے اور نماز اسی ڈسپلن کو ایک نہایت زبردست صورت میں پیش کرتی ہے امام فوج کا کمانڈر اور مقتدی فوجِ الٰہی کے مخلص سپاہی ہیں۔

۷۔ نماز اتحادِ قومی اور قومی تنظیم کا واحد ذریعہ ہے۔

قومی اتحاد اور قومی تنظیم کا واحد ذریعہ ملنا ملانا اور ایک دوسرے کی حالت کو ہمدردی کے ساتھ سننا ہے۔ مساجد۔ اسلامی انجمنیں ہیں۔ امام ناظم یا سیکرٹری ہے۔ مقتدی انجمن کے اراکین ہیں۔ مؤذن نقیب ہے اور صدر رب العالمین ہے مساجد کے اندر دن اور رات کے چوبیس گھنٹوں میں پانچ مختلف اوقات پر ہر مسلم فرد دیگر مسلم افراد کے حالات سے واقف ہوکر ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی کرسکتا ہے۔

۸۔ نماز مساواتِ اسلامی کی بے نظیر مثال ہے۔

نماز، ایاز کو محمود کے دوش بدوش کھڑا ہونے کی اجازت دیتی ہے اور محمود اگر ایاز کو اپنے پہلو میں کھڑا ہونے سے مانع ہوتا ہے تو پھر اس سلطان کو ایک غلام کے مقابلہ میں ذلیل وخوار کرتی ہوئی رب العالمین کی حضوری میں ایک مجرم کی حیثیت سے لاکر کھڑا کردیتی ہے۔

۹۔ نماز بہترین جسمانی ورزش ہے۔

نماز کے ارکان۔ مثلاً قیام قعود رکوع اور سجدہ وغیرہ جسم کے رگ اور پٹھوں کو مضبوط

کرتے ہیں اور بہترین جسمانی ورزش کی صورت پیدا کر دیتے ہیں۔ جو کفار اور مشرکین کے اکھاڑے تا قیامِ قیامت پیش نہیں کر سکتے۔

۱۰۔ نماز برائیوں سے بچنے کا ایک آسان آلہ ہے۔

نماز پاک صاف رہنے کی تعلیم دیتی ہے اور صفائی اس قدر مدِ نظر رکھتی ہے کہ نمازی کو دن اور رات کے چوبیس گھنٹوں میں وضو کی صورت میں پانچ بار غسل کراتی ہے اور صفائی کو شرطِ نماز قرار دیتی ہوئی انسان کو تمام برائیوں سے پاک رکھتی ہے۔ جو برائیاں دل اور جسم کو ناپاک اور نجس کر دیتی ہیں۔

۱۱۔ نماز الہ العالمین کی حریم اولوہیت کی حاضری ہے

سارے احکام اور ساری حدیں جن کا تعلق اس مادی عالم سے ہے وہ بندہ پر اسی وقت جاری ہو سکتے ہیں جب تک بندہ اپنے رب کی حضوری سے الگ ہے لیکن جب بندہ اپنے رب کی حضوری میں حاضر ہے تو پھر اس شہنشاہِ حقیقی کے اوپر شاہانِ عالم کے احکام نافذ نہیں ہو سکتے۔ ایک مسلم جب تک نماز کے اندر مصروف ہے اس وقت تک شاہانِ عالم کا کوئی حکم اس پر نافذ نہیں ہو سکتا کیوں؟ اس لیے کہ نماز الہ العالمین کی حریم اولوہیت کی حاضری ہے اللہ نسلِ انسانی کو اس فریضہ کی اہمیت سے آگاہ فرمائے۔

آمین یا الہ العالمین

کھول کے دیکھ چشمِ دل لطف ہے کیا نماز میں
آتا ہے ہر طرف نظر نورِ خدا نماز میں

۱۲۔ مقصدِ نماز

نماز میں خداوندِ عالم کی بندگی اور اس کی غلامی کا حق ادا کرنا مقصود و مطلوب

ہوتا ہے تاکہ اس کی بے شمار نعمتوں اور لاتعداد بخششوں کا شکریہ ادا کیا جا سکے۔ نہایت عاجزی اور انکساری سے ہاتھ جوڑیں۔ سر نیاز جھکائیں۔ سجدے میں گریں۔ اس کی عزت وعظمت کے گن گائیں اور دینی دنیاوی وروحانی لذتیں پائیں۔ اس کے علاوہ اپنی لغزشوں کوتاہیوں سے توبہ کریں غرضیکہ اپنے حقیقی مولا سے غلامی کا تعلق تازہ کریں۔

ایک حکایت۔

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ جب نماز کے لیے وضو کرتے تھے تو آپ کا حال ہی کچھ اور طرح کا ہو جاتا تھا لوگوں نے عرض کی اے فرزند رسول اور اے جگر بند زہرۂ بتول آپ کا حال ایسا کیوں ہو جاتا ہے آپ نے کہا میں کیا کروں تم نہیں جانتے کہ میں کس احکم الحاکمین کے دربار میں حاضر ہونے والا ہوں اور اپنے قصور کو کس آقا کے حضور میں پیش کرنے والا ہوں اور مجھے ڈر لگتا ہے کہ میرا عجز اور الحاح ریا کے داغ سے آلودہ نہ ہو جائے جس عبادت میں ریا ہو اس کی حالت کچھ اس طرح ہوتی ہے۔

بہ زمیں چو سجدہ کردم ز زمیں ندا برآمد ۔ کہ مرا خراب کردی بسجدۂ ریائی۔

جب میں نے زمین پر سجدہ کیا تو زمین سے آواز آئی کہ ریا کی عبادت سے تو نے مجھے ناپاک کر دیا ہے۔

اے میرے عزیز عبادت کی لذت اس بندے کے نصیب ہوتی ہے جو اپنی خواہشات کو آخرت سے وابستہ رکھے اور جو اندیشہ اس کے راستہ کا کانٹا ہے اس کو جڑ سے اکھیڑ ڈالے اور اللہ جل شانہٗ کی جلالیت اور عظمت کو ہمیشہ پیش نظر رکھے اور حسابِ قیامت میں اپنے آپ کو کھڑا کر کے اس کا جواب وہ سمجھے اور شہوات کے سوراخوں کو عفت اور پاکدامنی کی مٹی سے بند کرے اور حرص کی آگ پر صبر اور قناعت کا پانی ڈالے اگر کبھی دل میں دنیاوی محبت اللہ کی محبت سے سرمو بھی زیادہ ہو اور اسی حال میں وہ آخرت کا عزم کرے اور امید باندھے کہ مجھے نماز میں وہ لذت حاصل ہو جو اکابرین اولیاء اللہ اور افاضل اتقیاء کو ہوا کرتی ہے

تو یہ خیال بالکل یاوہ گوئی اور بادہ پیمائی ہے ایں خیال است و محال است و جنوں ۔ ایسے کو باطن ، کم فہم اور کج اندیش شخص کی یہ مثال ہے کہ اس کا بدن تو نجاست سے لتھڑا ہوا ہے اور تمنا یہ رکھتا ہے کہ اس کے بدن پر مکھی نہ بیٹھے اور یہ امر محال ہے ۔

ہرگز نہ رسی بکعبہ اے اعرابی ۔ ایں راہ کہ تو میروی بترکستانست

الحاصل جس شخص کی آنکھوں کی ٹھنڈک ۔ عورت ۔ فرزند ۔ نور ۔ چاکر ۔ محل اور مال و اسباب اور مرتبہ و عہدہ کی زیادتی اور سلامتی پر منحصر ہو ۔ وہ ہرگز خلوصِ عبادت کی لذت نہیں حاصل کر سکتا اور نہ ہی اس کے گلے سے ذوق شوق اور لذت اور محبت الٰہی کا میٹھا شربت نیچے اتر سکتا ہے اور نہ ہی وہ عبودیت کے مناجات کی تاثیر اور ہم کلامی کا مزہ حاصل کر سکتا ہے وہ فرعون سیرت موسوی مشرب ہو کر کوہِ طورِ محبت پر ہمکلام ہونے کا مستحق نہیں ہے اور نہ ہی وہ معراج کے زینہ پر قدم رکھنے کے قابل ہے ۔
اے عزیز اگر تم نماز کی بلندیوں تک نہ پہنچ سکو اتنا تو ضرور کر لو کہ عبودیت اور عجز و انکسار کی دہلیز سے تو محروم نہ ہو جاؤ ۔ (و ان لم یصبھا وابل فطل) اگر موسلا دھار بارش نہ ہوگی ۔ اتنا تو ہوگا کہ قطرات شبنم ہی تمہارے خس و خاشاک پر پڑ جائیں گے ۔ اگر تمہارا دامن پھولوں سے بھرپور نہ ہوگا اتنا تو ہوگا کہ اس باغِ معرفت کا کانٹا ہی تمہارے پاؤں میں چبھ جائے گا تاہم اس گلزار کے خار کی معیت بھی تمہیں خالی نہ رہنے دے گی ۔

خلاصہ ۔

عبادت حاصل زیست ہے اور سرمایۂ نجات ثمرۂ علم و فائدہ حیات وسیلۂ جنت دیکھائے سعادت طریق اولیاء و بضاعت اتقیا مقصدِ سالکان و نتیجہ نظامِ عالم و غائیت آفرینش جن و آدم مقبول ابرار و لقربین محبوب انبیاء مرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم ۔

کھول کے دیکھ چشمِ دل لطف ہے کیا نماز میں
آتا ہے ہر طرف نظر نورِ خدا نماز میں

ایک لطیفہ

زمین خداتعالیٰ کا بچھایا ہوا فرش ہے۔

اس فرش پر خدا کے حضور پانچ وقت سر جھکانا چاہیئے جو شخص نماز نہ پڑھ کر زمین پر خدا کے حضور سر نہیں رکھتا وہ خدا کی زمین سے اپنے پیر بھی اٹھالے اور اگر پیر رکھتا ہے تو پھر سر بھی جھکائے۔

دوسرا لطیفہ

ایک عارف کو ایک روز یہ آواز آئی کہ چاہے کتنی عبادت کرو کچھ قبول نہیں اس آواز کو ان کے مرید نے بھی سنا دوسرا دن ہوا تو وہ عارف پھر عبادت میں مصروف ہو گئے۔ پھر وہی آواز آئی جب کئی مرتبہ ایسا ہوا۔ تو مرید نے کہا کہ آپ بھی عجیب آدمی ہیں کہ ادھر کوئی پوچھتا بھی نہیں اور آپ ہیں کہ خواہ مخواہ گرے جا رہے ہیں جب قبول ہی نہیں تو محنت سے کیا فائدہ! بزرگ نے فرمایا ؎

توانی ازاں دل بہ پرداختن ۔ کہ دانی کہ او تواں ساختن

کہ بھائی چھوڑ تو دوں لیکن یہ بتلاؤ کہ چھوڑ کر جاؤں کہاں؟ اور کس کے در پر؟ اس جواب پر رحمت باری کو جوش آیا اور آواز آئی کہ ؎

قبول است گرچہ ہنر نیست ۔ کہ جز ما پناہِ دگر نیست۔

اگرچہ تمہاری کسی ڈھنگ کی نہیں لیکن خیر! جب ہمارے سوا تمہارا کوئی نہیں ہے تو تم کو ہم ہی قبول فرمالیں گے۔

ہماری دیگر زیر طبع مطبوعات

جو عنقریب پہلی بار منظر عام پر آرہی ہیں

۱۔ کلام نبوت ۔ علامہ محمد فاضل ثنوی

اس خوبصورت کتاب میں ایسی چالیس احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریح و توضیح پیش کی گئی ہے جن کا تعلق ہر مسلمان کی روزمرہ زندگی کے معاملات سے ہے۔ یہ منتخب احادیث ہمارے سفرِ زیست میں نشانِ منزل کی حیثیت رکھتی ہیں۔

۲۔ تعلیمات شاہ ولی اللہؒ ۔ علامہ محمد فاضل ثنوی

اس کتاب میں برصغیر کی ہر دلعزیز شخصیت حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی گراں قدر تعلیمات وہدایات کا نچوڑ پیش کیا گیا ہے جو در اصل طالبانِ ہدایت کے لیے بہترین راہنما کی حیثیت رکھتی ہے۔

۳۔ انوار القرآن ۔ علامہ محمد فاضل ثنوی

اس کتاب میں منبع رشد و ہدایت قرآن مجید کے پیچیدہ مضمونات کو نہایت آسان فہم انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ ہر طالب قرآن کے لیے اشد ضروری ہے۔

۴۔ حقیقتِ شرک ۔ محمد سعید اسعد

یہ کتاب تقریباً ۷۰ صفحات پر مشتمل ہے اس میں نہایت عالمانہ انداز سے شرک کے معنی و مطالب کو بیان کیا گیا ہے۔

۵۔ اسلامی تصور جہاد ۔ محمد سعید اسعد

یہ دلکش کتاب تقریباً ۱۵۰ صفحات پر مشتمل ہے اس میں آیات قرآنی کی روشنی میں اسلامی تصور جہاد کے رموز و اوقاف بیان کیے گئے ہیں مجاہدین اسلام کے لیے اس کتاب کا مطالعہ از حد مفید رہے گا۔

۶۔ جہادِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم ۔ محمد سعید اسعد

احادیثِ نبوی کی روشنی میں جہاد کی فضیلت ۔ اقسام ۔ اہمیت اور دیگر بہت سی حیثیتوں کا تفصیلی ذکر کیا گیا ہے۔ جذبہ جہاد سے سرشار نوجوانوں کے لیے یہ خصوصی تحفہ ہے۔

۷۔ چار کی بہار ۔ فیض احمد سعیدی

یہ قابل ذکر کتاب چند تبدیلیوں کے ساتھ دوبارہ منظر عام پر آرہی ہے۔ اس میں سعیدی صاحب نے بڑے منفرد انداز سے معلومات کا خزانہ جمع کیا ہے۔

ہماری دیگر زیرِ طبع مطبوعات

جو عنقریب پہلی بار منظرِ عام پر آرہی ہیں

۱۔ کلامِ نبوت ۔ علامہ محمد فاضل نقشبندی

اس خوبصورت کتاب میں ایسی چالیس احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریح و توضیح پیش کی گئی ہے جن کا تعلق مرد مسلمان کی روزمرہ زندگی کے معاملات سے ہے۔ یہ منتخب احادیث ہمارے سفرِ زیست میں نشانِ منزل کی حیثیت رکھتی ہیں۔

۲۔ تعلیمات شاہ ولی اللہ ۔ علامہ محمد فاضل نقشبندی

اس کتاب میں برصغیر کی ہر دلعزیز شخصیت حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی گراں قدر تعلیمات و ہدایات کا نچوڑ پیش کیا گیا ہے جو در اصل طالبانِ ہدایت کے لیے بہترین راہنما کی حیثیت رکھتی ہے۔

۳۔ انوار القرآن ۔ علامہ محمد فاضل نقشبندی

اس کتاب میں منبع رشد و ہدایت قرآن مجید کے پیچیدہ موضوعات کو نہایت آسان فہم انداز میں بیان کیا گیا ہے اس کتاب کا مطالعہ ہر طالب قرآن کے لیے اشد ضروری ہے۔

۴۔ حقیقتِ شرک ۔ محمد سعید اسعد

یہ کتاب تقریباً ۷۰ صفحات پر مشتمل ہے اس میں نہایت عالمانہ انداز سے شرک کے معنی و مطالب کو بیان کیا گیا ہے۔

۵۔ اسلامی تصورِ جہاد ۔ محمد سعید اسعد

یہ دلکش کتاب تقریباً ۱۵۰ صفحات پر مشتمل ہے اس میں آیات قرآنی کی روشنی میں اسلامی تصورِ جہاد کے رموز و اوقاف بیان کیے گئے ہیں مجاہدین اسلام کے لیے اس کتاب کا مطالعہ از حد مفید رہے گا۔

۶۔ جہادِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم ۔ محمد سعید اسعد

احادیثِ نبوی کی روشنی میں جہاد کی فضیلت ۔ اقسام ۔ اہمیت اور دیگر بہت سی حیثیتوں کا تفصیلی ذکر کیا گیا ہے۔ جذبہ جہاد سے سرشار نوجوانوں کے لیے یہ خصوصی تحفہ ہے۔

۷۔ چار کی بہار ۔ فیض احمد سعیدی

یہ قابل ذکر کتاب چند تبدیلیوں کے ساتھ دوبارہ منظرِ عام پر آرہی ہے۔ اس میں سعیدی صاحب نے بڑے منفرد انداز سے معلومات کا خزانہ جمع کیا ہے۔